یمن کے انتخابات

محمد ظہیرالدین بھٹی

۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۳ء تک اگرچہ یمن کو کئی نشیب و فراز اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، تاہم پارلیمنٹ اور جمہوریت برقرار رہی۔ مقامی، علاقائی اور بین الاقوامی حالات کی کشیدگی کے باوجود عام انتخابات منعقد ہوئے۔ یمن کی حزبِ اختلاف کی اہم سیاسی پارٹیوں کے مابین اشتراکِ عمل کا ایک اور تجربہ ہوا۔

یمن کے تمام ذرائع ابلاغ حکومت کے کنٹرول میں ہیں جس میں ٹیلی وژن سنٹر، ریڈیو اسٹیشن، تین اخبارات اور تین طباعتی مرکز شامل ہیں۔ نشریاتی و طباعتی اداروں کی طرف سے وہی خبریں اور رپورٹیں سامنے آتی ہیں جن کی منظوری حکومت دیتی ہے۔ آزادیِ صحافت کے بارے میں حکومت اتنی حساس ہے کہ صرف گذشتہ ایک سال میں ۳۰ صحافیوں کو جیل میں ڈالا گیا۔ تین مخالف اخبارات بند کر دیے گئے۔

دہشت گردی کے واقعات کی وجہ سے یمن کو اندرونی و بیرونی طور خاصے دباؤ کا سامنا ہے۔ حکومت نے دسمبر ۲۰۰۲ء میں--- یعنی الیکشن سے چھ ماہ پہلے--- پارلیمنٹ میں ایک رپورٹ پیش کی۔ عنوان تھا: ''یمن میں دہشت گردی کہاں تک؟ دہشت گردی کے واقعات اور یمن کے لیے اس کے نقصانات''۔ اس رپورٹ کے فوراً بعد ذرائع ابلاغ نے ایک مہم شروع کی جس کا مقصد یمن کی تحریک اسلامی التجمع الیمنی للاصلاح اور دہشت گردی کی لہر کے مابین ربط ظاہر کرنا تھا۔ تحریک الاصلاح کا نام صراحت سے لیے بغیر اس کی کردارکشی کی گئی اور اُس پہ دہشت گردوں کی حوصلہ افزائی، بھرتی، سرپرستی اور انھیں ٹھکانہ فراہم کرنے کے الزامات لگائے گئے۔ انتخابی عمل کے دوران الاصلاح پر پریس نے تابڑتوڑ حملے کیے بالخصوص مجلسِ شوریٰ کے سربراہ مشہور مبلغ شیخ عبدالمجید زندانی کے خلاف۔ انھیں امریکی بحری جہاز کول پر حملے میں بھی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی۔

ان تمام تر مخالفتوں کے باوجود الاصلاح نے دوسری بڑی پارٹی ہونے کی حیثیت کو برقرار رکھا اور مخالف سرکاری پروپیگنڈے کے باوجود حالیہ انتخابات میں ۴۰نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ اگرچہ اُس کے اور حکمران پارٹی کے مابین (۵:۱) کا فرق تھا۔ واضح رہے کہ گذشتہ پارلیمنٹ میں الاصلاح کی نشستوں کی تعداد ۵۲ تھی۔ اس بار بھی تقریباً یہی نتائج متوقع تھے، لیکن یہ تعداد عمداً کم کر دی گئی۔ اس جبرِ مسلسل میں الاصلاح کا اپنی حیثیت کو برقرار رکھنا، استقامت کے ساتھ جدوجہد کرنا اور پیش رفت کے لیے تگ و دو کرنا، حوصلہ افزا امر ہے۔ جمہوری عمل کے تسلسل اور مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں پیش رفت کے روشن امکانات موجود ہیں۔

یمن کے حالیہ انتخابات کی نگرانی اور مشاہدہ کرنے والے بین الاقوامی اداروں نے بھی ان انتخابات کے غیرشفاف ہونے کا تاثر دیا ہے۔ ''امریکن ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ'' کے وفد نے کئی دھاندلیوں اور بے اعتدالیوں کا انکشاف کیا ہے، تاہم بروقت انتخاب کرانے پر حکومت کی تعریف کی ہے۔ اس ادارے نے کاغذات نامزدگی کی وصولی، ووٹنگ اور ووٹوں کی گنتی میں ہونے والی سرکاری زیادتیوں کا ذکر کیا ہے۔ دارالحکومت صنعاء میں اس ادارے کے مشرق وسطیٰ کے ڈائریکٹر کیمبل نے ایک پریس کانفرنس میں تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ انھوں نے بتایا کہ ان کے نمایندوں نے قانون شکنی، سیاسی دھمکیوں اور ووٹنگ کی بے ضابطگیوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ ووٹر کے لیے مقررہ عمر سے کم عمر کے نوجوانوں نے ووٹ دیے۔ سیکورٹی فورسز کی طرف سے غیرمناسب اقدامات ہوئے، ووٹ خریدے گئے۔ حکمران پارٹی کے کئی ارکان نے ووٹوں کی گنتی پر اثرانداز ہونے کی کوشش کی۔ یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ کثیر تعداد میں سیکورٹی فورسز نے شہری لباس پہن کر رائے دہندگان پر نفسیاتی دباؤ ڈالا اور انتخابی عمل پر اثرانداز ہوئے، تاہم انھوں نے حالیہ انتخابات کو ۱۹۹۷ء کے انتخابات کے مقابلے میں مقابلتاً بہتر قرار دیا۔

اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ (ادارہ)